دارالافتاء اہلسنت (دعوتِ اسلامی)
Darul Ifta AhleSunnat

ریفرنس نمبر: Pin 6093　بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ　تاریخ: 26-03-2019

مچھلی پکڑنے کے لیے زندہ کیڑے لگانا اور پیٹ چاک کیے بغیر چھوٹی مچھلی پکانا کیسا؟

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس بارے میں کہ میرے بھائی مچھلیوں کا کام کرتے ہیں، وہ بتاتے ہیں کہ بعض مچھلیاں ایسی ہیں، جنہیں پکڑنے کے لئے کانٹے پہ مختلف کیڑے یا کیچوے لگانے پڑتے ہیں، وہ مچھلی ان کے بغیر نہیں پکڑی جاتی، تو معلوم یہ کرنا ہے کہ انہیں پکڑنے کے لئے کیڑوں کو کانٹے پہ لگانا، جائز ہو گا؟

(۲) نیز بہت چھوٹی مچھلیاں جن کا پیٹ چاک کرنا، ممکن نہ ہو، کیا انہیں اسی طرح بھون کر یا سالن بنا کر کھایا جاسکتا ہے؟

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

(1) مچھلیاں پکڑنے کے لیے زندہ کیڑے کانٹے پہ لگانا، جائز نہیں کہ اس میں ان کو بلاوجہ تکلیف دینا ہے، جو منع ہے، ہاں اگر پہلے انہیں احسن طریقے سے مار لیا جائے، تو پھر کانٹے میں پرو کر شکار کرنے میں حرج نہیں۔

مسلم شریف میں ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے شکار کے متعلق فرمایا:"ان اللہ کتب الاحسان علی کل شيء، فاذا قتلتم فاحسنوا القتلۃ واذا ذبحتم فاحسنوا الذبح ولیحد احد کم شفرتہ، فلیرح ذبیحتہ" ترجمہ: بے شک اللہ تعالیٰ نے ہر چیز پر احسان کرنا مقرر فرمادیا ہے، تو جب تم کسی کو قتل کرو، تو اس میں بھی احسان برتو اور جب ذبح کرو، تو اچھے انداز سے ذبح کرو اور تم میں سے ہر ایک کو چاہیئے کہ اپنی چھری کو تیز کرلے اور اپنے ذبیحے کو آرام پہنچائے۔"

(صحیح مسلم، کتاب الصید، باب الامر باحسان الذبح والقتل۔۔الخ، جلد2، صفحہ152، مطبوعہ کراچی)

سیدی اعلی حضرت علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں:"مچھلی کا شکار کہ جائز طور پر کریں، اس میں زندہ گھیسا پرونا، جائز نہیں، ہاں مار کر ہو یا تلی وغیرہ بے جان چیز، تو مضائقہ نہیں۔" (فتاوی رضویہ، جلد20، صفحہ343، رضافاؤنڈیشن، لاھور)

بہار شریعت میں ہے:"بعض لوگ مچھلیوں کے شکار میں زندہ مچھلی یا زندہ مینڈکی، کانٹے میں پرو دیتے ہیں اور اس سے بڑی مچھلی پھنساتے ہیں، ایسا کرنا منع ہے کہ اُس جانور کو ایذا دینا ہے، اسی طرح زندہ گھینسا (پتلا لمبا زمینی کیڑا) کانٹے میں پرو کر شکار کرتے

ہیں، یہ بھی منع ہے۔" (بہارشریعت، حصہ 17، جلد 3، صفحہ 694، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

(۲) ایسی چھوٹی مچھلیوں کا کھانا تو حلال ہے، لیکن بچنا بہتر ہے۔

ردالمحتار میں ہے: "وفی السمک الصغار التی تقلی من غیران یشق جوفه، قال اصحابه: لا یحل اکله۔۔ وعند سائر الائمة: یحل " ترجمہ: ایسی چھوٹی مچھلیوں کے متعلق، جن کا شکم چاک کیے بغیر بھون لیا جائے، شوافع نے فرمایا: ان کا کھانا حلال نہیں۔۔۔ اور بقیہ ائمہ کے نزدیک حلال ہے۔" (ردالمحتار، کتاب الذبائح، جلد 9، صفحہ 515، مطبوعہ پشاور)

سیدی اعلیٰ حضرت علیہ الرحمۃ فتاوی شامی کی یہ عبارت نقل کرنے کے بعد فرماتے ہیں: "آرے در جواھر الاخلاطی دیدم که بکراهت تحریم تصریح وهمیں را تصحیح کرده است، حیث قال: السمک الصغار کلها مکروه تحریم، هو الاصح، **پس اسلم اجتناب ست**" ترجمہ: ہاں میں نے جواہر الاخلاطی میں دیکھا ہے، انہوں نے اس کے مکروہ تحریمی ہونے کی تصریح ہے اور اسی کی تصحیح بھی کی ہے، جہاں انہوں نے فرمایا کہ: "چھوٹی مچھلیاں تمام مکروہ تحریمی ہیں اور یہی صحیح ہے"، **پس اجتناب بہتر ہے۔"** (فتاوی رضویہ، جلد 20، صفحہ 333، رضافاؤنڈیشن، لاہور)

اشکال: آپ نے کہا کہ چھوٹی مچھلیاں پیٹ چاک کیے بغیر کھانا حلال ہے، جبکہ جواہر الاخلاطی میں ان کے متعلق مکروہ تحریمی ہونے کا حکم بیان کیا گیا ہے، جیسا کہ فتاوی رضویہ میں بھی ہے، تو اس میں بظاہر تضاد نظر آ رہا ہے؟

ازالۂ اشکال: امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کے علاوہ بقیہ ائمہ کے نزدیک چھوٹی مچھلیوں کا پیٹ چاک کیے بغیر بھون کر کھانا حلال ہے اور فقہ حنفی کی معتمد کتب مثلاً البنایہ شرح ہدایہ، معراج الدرایہ و ردالمحتار میں ائمہ اجلہ نے صاف طور پہ فقط ان کا حلال ہونا بیان فرمایا۔ یونہی اعلیٰ حضرت علیہ الرحمۃ نے بھی ایک سوال کے جواب میں شوافع کے علاوہ بقیہ ائمہ کے نزدیک ان کی حلت ذکر فرمائی، تو ائمہ کرام کی ان تصریحات سے واضح ہوا کہ ایسی مچھلیوں کا کھانا حلال ہے، لیکن چونکہ اس کے برخلاف جواہر الاخلاطی میں ان کے مکروہِ تحریمی ہونے کا قول بھی موجود ہے، تو اس قول کی رعایت کرتے ہوئے سیدی اعلیٰ حضرت علیہ الرحمۃ نے اختلاف سے بچنے کے لیے ان سے اجتناب کا حکم ارشاد فرمایا ہے، کیونکہ حتی الامکان اختلاف سے بچنا بالاتفاق مستحسن ہے، لہذا ایسی مچھلیوں کے حلال ہونے کے باوجود ان سے بچنا بہتر ہے۔

حلال ہونے پر ردالمحتار کا جزئیہ گزر چکا۔ نیز البنایہ و معراج الدرایہ میں ہے: والنظم للثانی: "وفی السمک الصغار التی تقلی من غیران یشق جوفه، قال اصحابه: لا یحل اکله، لان رجعه نجس وعند سائر الائمة: یحل " ترجمہ: ایسی چھوٹی مچھلیوں کے متعلق، جن کا شکم چاک کیے بغیر بھون لیا جائے، شوافع نے فرمایا: ان کا کھانا حلال نہیں۔۔ اور بقیہ ائمہ کے نزدیک حلال ہے۔" (معراج الدرایہ، کتاب الذبائح، مخطوطہ، غیر مطبوعہ)

یونہی "بہار شریعت"، حصہ 15، صفحہ 325 پہ بھی ان کا حلال ہونا مذکور ہے۔

حلت کے باوجود بچنا بہتر ہے۔ چنانچہ سیدی اعلیٰ حضرت علیہ الرحمۃ سے فارسی میں سوال ہوا کہ مالابد میں نہایت چھوٹی مچھلی کو کھانا مکروہ تحریمی لکھا ہے، آپ کا کیا ارشاد ہے؟ تو آپ علیہ الرحمۃ نے فرمایا: (ترجمہ) **باریک ریزہ کی طرح مچھلی جس کا پیٹ چاک نہیں ہو سکتا اور یوں بے چاک بھون کر کھائی جاتی ہے، یہ امام شافعی رحمہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک حرام ہے اور باقی ائمہ کرام کے نزدیک حلال** ہے، جیسا کہ معراج الدرایہ میں تصریح ہے۔۔(پھر فتاوی شامی سے حلت والا جزئیہ مع سیاق و سباق نقل کرنے کے بعد فرماتے ہیں): "آرے در جواھر الاخلاطی دیدم که بکراھت تحریم تصریح وھمیں را تصحیح کردہ است، حیث قال: السمک الصغار کلھا مکروہ تحریم، ھو الاصح، **پس اسلم اجتناب ست**" ترجمہ: ہاں میں نے جواہر الاخلاطی میں دیکھا ہے، انہوں نے اس کے مکروہ تحریمی ہونے تصریح کی ہے اور اسی کی تصحیح بھی کی ہے، جہاں انہوں نے فرمایا کہ: "چھوٹی مچھلیاں تمام مکروہ تحریمی ہیں اور یہی صحیح ہے"، **پس اجتناب بہتر ہے۔**"

(فتاوی رضویہ، جلد 20، صفحہ 332 تا 333، رضا فاؤنڈیشن، لاہور)

ایک اور مقام پہ جھینگے کے متعلق تفصیلی کلام کرتے ہوئے ارشاد فرماتے ہیں: **"معراج میں صاف فرمایا کہ ایسی چھوٹی مچھلیاں جن کا پیٹ چاک نہیں کیا جاتا اور بے آلائش نکالے بھون لیتے ہیں امام شافعی کے سوا سب ائمہ کے نزدیک حلال ہیں۔۔ مگر فقیر نے جواہر الاخلاطی میں تصریح دیکھی ہے کہ ایسی چھوٹی مچھلیاں سب مکروہ تحریمی ہیں اور یہ کہ یہی صحیح تر ہے۔۔ تو یہاں کے جھینگے ایسے ہی چھوٹے ہیں جن پر جواہر اخلاطی کی وہ تصحیح وارد ہو گی، بہر حال ایسے شبہہ واختلاف سے بے ضرورت بچنا ہی چاہئے۔"**

(فتاوی رضویہ، جلد 20، صفحہ 338 تا 339، رضا فاؤنڈیشن، لاہور)

اختلاف سے بچنے کے متعلق فتاوی رضویہ میں ہے: "ان الخروج عن الخلاف احوط واحسن بالاتفاق" یعنی اختلاف سے بچنا بالاتفاق محتاط اور اچھا ہے۔"

(فتاوی رضویہ، جلد 3، صفحہ 251، رضا فاؤنڈیشن، لاہور)

واللہ اعلم عزوجل **ورسولہ اعلم** صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم

کتبـــــــــــــــــــــــہ

مفتی محمد قاسم عطاری

18 رجب المرجب 1440ھ 26 مارچ 2019ء

نوٹ: دارالافتاء اہلسنت کی جانب سے وائرل ہونے والے کسی بھی فتوے کی تصدیق دارالافتاء اہلسنت کے آفیشل پیج /daruliftaahlesunnat اور ویب سائٹ www.daruliftaahlesunnat.net/ کے ذریعے کی جاسکتی ہے